REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۲۳

شمارہ ۳۷

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:۔ جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالکِ غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN

۲۴ شعبان ۱۳۹۴ھ　۱۲ تبوک ۱۳۵۳ ہش　۱۲ ستمبر ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں رہنے کے لئے دردِ دل سے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احمدی احباب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کا حافظ و ناصر ہو اور دشمنوں کی تمام معاندانہ کارروائیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

قادیان ۹ تبوک۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ــــ الحاج حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ــــ مورخہ ۸ تبوک بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ (تفصیل دوسری جگہ ملاحظہ ہو)

اسلام و احمدیت کے بارہ میں خدائی وعدے بہرحال پورے ہوں گے

اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے

احبابِ ہندوستان کامل صبر و ثبات اور زیادہ ذمہ داری کے ساتھ اپنے مذہبی فریضہ کو سرانجام دیتے رہیں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احباب نے ریڈیو پاکستان سے وہاں کی قومی اسمبلی کا وہ فیصلہ سُن لیا ہوگا جس کی رُو سے جماعتِ احمدیہ کو غیر مُسلم اقلیت قرار دے دیا گیا ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ آئندہ اِس فیصلہ کے نتائج و عواقب کیا ہوں۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی سنّتِ قدیمہ اور تاریخِ اُمم سے آشنا جانتے ہیں کہ الٰہی جماعتیں شدید ترین ابتلاؤں میں سے ضرور گزرا کرتی ہیں۔ اور ان ابتلاؤں سے گزر کر قربانیاں کرتی ہوئی اپنی منزلِ مقصود کی طرف بڑھتی ہیں۔ قرآن پاک فرماتا ہے:۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔

کہ مومنین کو اس یقین پر قائم ہو جانا چاہیئے کہ انہیں بے شمار فتنوں اور آزمائشوں میں سے گزرنا ہوگا تب ان کے ایمانوں میں پختگی آئے گی۔ اور تب وہ کندن بن کر چمکیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر بے شمار پیش گوئیاں اپنی کتب میں شائع فرمائی ہیں۔ جن میں سے بہت سی پیشگوئیوں کو اپنے اپنے وقت پر پورا ہوتے ہم نے دیکھ لیا ہے۔ اور جو باقی ہیں وہ بھی اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔ کیونکہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے وعدے نہیں ٹل سکتے۔ انہی وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ پر شدید ترین ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری تھا اور وہ آ رہے ہیں۔ احمدیت کے روزِ اوّل سے ہی ابتلاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس وقت ابتلاء نے جو شدّت اختیار کی، یہ بھی حضورؑ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔ جیسا کہ حضورؑ نے اپنی جماعت کو اِن ابتلاؤں کے وقت صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے ...... وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دُنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

احباب نے دیکھ لیا کہ اس وقت یہ ساری کیفیتیں ہم پر طاری ہیں۔ مصائب کے زلزلے بھی آ رہے ہیں۔ اور حوادث کی آندھیاں بھی پوری شدّت سے چل رہی ہیں۔ اور قومیں سخت کراہت اور استہزار کے ساتھ ہم سے پیش آ رہی ہیں۔ مگر اس ابتلائی دَور کے ذکر کے بعد انہی الفاظ میں ایک اور یقینی اور ایمان افروز خبر یہ بھی ہے کہ:۔

"وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔"

ہم نے الٰہی وعدوں کے مطابق زلزلوں اور حوادث کو دیکھ لیا ہے۔ اور ممکن ہے آئندہ بھی دیکھیں لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم صبر و رضا اور دُعاؤں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل تعلق پیدا کر کے اس موعود وقت کو قریب لانے میں کوشاں رہیں جو ہمیں رُوحانی فتح عطا کرنے والا اور ہم پر برکتوں کے دروازے کھولنے والا ہے۔ دُنیا زیر و زبر ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ ہماری گزشتہ نوّے سالہ تاریخ بتا رہی ہے کہ ہم نے اسی قسم کے مصائب پر صبر و رضا کا نمونہ دکھا کر اور خدا تعالیٰ سے کامل تعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل پیروی

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

قادیان اور احبابِ جماعت ہندوستان کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں

عقیدت مندانہ ٹیلیگرام

قادیان ۹ ستمبر۔ قادیان اور ہندوستان کے جملہ احمدی احباب کی طرف سے بتوسط لنڈن مشن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں ایک ٹیلیگرام روانہ کرتے ہوئے موجودہ ابتلائی دَور میں ایمان و یقین پر زیادہ پختگی سے قائم رہنے اور اسلام و احمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کا پختہ عزم دُہراتے ہوئے حضور انور سے مخلصانہ عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے اور حضور کی قیادت میں اسلام و احمدیت کے موعود عالمگیر غلبہ حاصل ہونے کی دُعا کی گئی ہے۔

ٹیلیگرام کا مکمل متن (اُردو ترجمہ) درجِ ذیل ہے:۔

"حضور! ہم پُر زور طور پر اپنے کامل یقین و ایمان کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِسلام کا مستقبل احمدیت کے ذریعہ حضور کی قیادت میں روشن ہوگا۔ اور ہم حضور کی درازیٔ عمر کے لئے دُعا کرتے ہیں۔"

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ تبوک ۱۳۵۳ ہش

عقیدے کا فیصلہ بھی اقلیت و اکثریت کی بنیاد پر؟

تین ماہ کے طویل غور و فکر کے بعد پاکستانی اسمبلی نے جس متفقہ فیصلہ کے ذریعہ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا ترمیمی بل پاس کیا ہے۔ اسے کسی صورت میں جائز اور معقول فیصلہ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے کہ ہر ملک کے قوانین انسان کے جسم پر تو حکومت کر سکتے ہیں، لیکن اگر انہی قوانین کے ذریعہ کسی ملک کے باشندوں کے دلی جذبات اور دماغی خیالات پر بھی حکومت کی جانے لگے تو اسے کوئی ہوش مند انسان معقول اور حق بجانب قرار دینے کو تیار نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متمدن ممالک میں خواہ وہ مذہب پر یقین رکھتے ہیں یا سرے سے مذہب اور خدا کے قائل ہی نہیں، کسی بھی شخص کے دلی عقیدہ اور مذہب سے کچھ تعرض نہیں کرتے۔ بلکہ ہر جگہ ان کے اظہار کے بارے میں مکمل آزادی دی گئی ہے۔ آپ کمیونسٹ ممالک کے آئین کا مطالعہ کر لیں۔ وہاں بھی آپ کو اسی طرح کے صاف اور کھلے الفاظ مل جائیں گے۔ آزادیٔ مذہب و عقیدہ وہ بنیادی حق ہے جسے ہر شخص کے لئے خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں آباد ہو اس کے پیدائشی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے یو۔ این۔ او کے حقوق انسانی کے چارٹر میں بھی شامل کیا ہوا ہے۔ اور خود حکومت پاکستان نے بھی اسی چارٹر پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جو پاکستانی اسمبلی نے اپنے آئین میں جدید ترمیم کا بل پاس کیا وہ اس کے اس اقرار کی نفی کرتا ہے۔ یو۔ این۔ او کے چارٹر میں ہر شخص کو اپنے عقیدے اور مذہب کے بارے میں جو پیدائشی حق دیا گیا تھا، پاکستانی اسمبلی کی حالیہ ترمیم کے ذریعہ محض اس بنیاد پر چھین لیا گیا کہ اس ملک کی اکثریت کو احمدیوں کے عقیدہ اور مذہب سے اختلاف تھا۔ آئندہ کے لئے پاکستان میں احمدیوں کو اپنے تئیں مسلمان کہنے کا حق نہیں ہوگا۔

اس موقعہ پر دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے کہا یہ جا رہا ہے کہ یہ اُن عوام کا فیصلہ ہے جو ملک کی تمام طاقت کا سرچشمہ ہیں۔ انہیں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ملک کے جمہوری ادارے یعنی اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے لیکن ہر خردمند انسان جانتا ہے کہ منتخب نمائندے بیشک ملکی مفاد کے لئے فیصلے کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کے فیصلے اسی دائرے میں معقول اور درست سمجھے جا سکتے ہیں جن کا انہیں مختار بنایا گیا ہے کسی دوسرے کے مذہب اور عقیدے کے متعلق فیصلہ دینے کا تو انہیں اصلاً حق ہی حاصل نہیں۔ تب اُن کے ایسے فیصلوں کا منصب ہی کیا اور ان کے نفاذ کی معقولیت کیا؟ نیز ہر موقعہ و بے موقعہ عوام کو دراندازی کرنے اور ہر بات میں طاقت کا توازن انہیں کے ہاتھ میں دے دینا کوئی عقلمندی نہیں۔ چنانچہ خود قرآن کریم میں اس کے الٹ تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ:-

اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (الانعام: ۱۱۷)

کہ ہر موقعہ و بے موقعہ اکثریت کی بات مانتے چلے جانا بھی درست نہیں اس لئے کہ بسا اوقات اکثریت غلط پوائنٹ پر جمی ہوتی ہے۔ اور اس کی یہ ہٹ دھرمی خدا کی بتائی ہوئی سیدھی راہ سے بھی بھٹکا دینے کا باعث بن جایا کرتی ہے۔ آپ تاریخ انبیاء پر غور کریں یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ کسی نبی کے زمانہ میں مامور من اللہ کا دعویٰ سنتے ہی اُس کی مخاطب اکثریت اُس پر اٰمنّا وصدّقنا کہہ اٹھی ہو، ایسی مثال کسی ایک نبی کی بھی نہیں ملے گی۔ اس کے حق دار تو سب سے زیادہ ہمارے پیارے اور محبوب سیّد ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے مگر دنیا جانتی ہے کہ ۲۳ سال کی مدت میں حضور کو کس قسم کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ سوچئے تو سہی! اس وقت کی اکثریت کے فیصلے کے سامنے کسی طرح کا نرم پہلو دکھایا؟ نہیں بلکہ بڑی پامردی کے ساتھ اپنے نظریات پر قائم رہے۔ اور اُن کی تبلیغ کرتے رہے۔ دہی جانی دشمن آہستہ آہستہ کر کے آپؐ کے گرویدہ بنتے چلے گئے۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفیق اعلیٰ کی طرف سے آخری بلاوا آیا تو تمام مسلمان بڑے فخر سے یہ کہتے ہیں کہ جزیرۂ عرب تمام کا تمام مسلمان ہو چکا تھا۔ بلاشبہ یہ ایک بڑا انقلاب تھا، جو حضورؐ کے ذریعہ اس سرزمین میں برپا ہوا۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ دنیا کی باقی آبادی کے مقابلہ میں جزیرۂ عرب کی آبادی بہرحال کم تھی۔ اور آپؐ کی بعثت تمام دنیا کی طرف تھی۔ اب کوئی ذی فہم مسلمان باقی دنیا کی اکثریت کی رائے کو چنداں وقعت دینے کو تیار نہیں۔ بلکہ اسلام کی تدریجی ترقی ہی کو اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت سمجھتا ہے اور درست بات بھی وہی ہے جو قرآن کریم نے فرما دی کہ اگر تم اکثریت کی بات کو ماننے لگو گے تو وہ تم کو گمراہی کے راستے پر لے جائے گی۔ اس لئے ثابت ہوا کہ ہر موقعہ بے موقعہ اکثریت کی رائے کو درست اور صحیح قرار دینا نہ صرف عقلمندی کے خلاف ہے بلکہ قرآن کریم کی بیان کردہ ابدی صداقت کے بھی منافی ہے۔

جہاں تک پاکستان میں یا پاکستان سے باہر ساری دنیا میں خود احمدیوں کا اپنا تعلق ہے جب سے حضرت امام مہدیؑ کی بعثت ہوئی اور آپ کے ذریعہ یہ برگزیدہ جماعت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے کھڑی ہوئی، علماء زمانہ کی طرف سے اس پر لگاتار کفر کے فتوے لگتے چلے آئے۔ اور یکے بعد دیگرے مخالف علماء نے اس جماعت کے بانی اور ان کے پیروکاروں کو اپنے فتاویٰ کے زور سے دائرہ اسلام سے خارج ہی بتایا۔ اسّی نوّے سال سے مولویوں نے اپنی طرف سے پورا زور لگا لیا کہ وہ فتاویٰ کے زور سے احمدیوں کو غیر مسلم ٹھہرا دیں مگر ان کی تمام تر کوششوں کے باوجود احمدی غیر مسلم نہ بن سکے۔ اب مولویوں نے اپنی ناکامی اور خفت کو مٹانے کے لئے حکومت پاکستان کا سہارا لیا ہے تا وہ دنیا کو منہ دکھلانے کے قابل ہو سکیں۔ چنانچہ پاکستانی حکومت ان کی مدد کو پہنچی ہے اور اس نے ایک ایسا فیصلہ دیا ہے جو دنیا کی تاریخ میں پہلا فیصلہ ہے جس کی رو سے احمدیوں کو اپنے صحیح عقیدہ اور مذہب کے اظہار کا پیدائشی حق دینے کی بجائے ان پر اپنی مرضی کا ظالمانہ فیصلہ ٹھونس کر انہیں ان کی مرضی کے خلاف غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔

جہاں تک احمدیوں کے اپنے حقیقی مذہب اور عقیدے کا تعلق ہے نہ تو اسی سال سے لگائے جانے والے مولویوں کے فتوے اس کو بدل سکے اور نہ اب پاکستانی حکومت کا یہ فیصلہ اس کو بدل سکتا ہے۔ کیونکہ عقیدہ اور مذہب دل سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی بھی حکومت کے قوانین اس کے جسم پر تو لگ سکتے ہیں کسی کے دلی جذبات اور دماغ کے خیالات پر حاوی نہیں ہو سکتے۔ حکومت پاکستان کے اس فیصلہ سے احمدیوں کے دلوں میں اسلام پر جو حقیقی ایمان اور یقین ہے اُس پر سرمو فرق نہیں پڑا ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ہوا ہے کہ ہزاروں ہزار مولویوں کے فتاویٰ کفر کے ساتھ ایک فتویٰ حکومت پاکستان کا بھی شامل ہو گیا ہے وبس۔ لیکن جس صورت میں کہ ساری دنیا کا مسلّمہ اصول یہ ہے کہ ہر شخص کا عقیدہ اور مذہب وہی ہوتا ہے جو وہ خود بیان کرے نہ یہ کہ دوسرا اس پر اپنے نظریات مسلّط کر کے فتویٰ لگا دے۔ تو پھر احمدیوں پر حکومت پاکستان کا یہ فتویٰ انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ تمام احمدی بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہیں اور کوئی طاقت انہیں اس عقیدہ اور مذہب سے ہٹا نہیں سکتی۔ اسلام ان کا مذہب ہے اور مقدس بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہ اپنا رسول اور نبی اور نجات دہندہ یقین کرتے ہیں۔ اور اسی عقیدے پر جئیں گے اور اسی پر مریں گے۔ اسّی نوّے سال سے جس طرح مولوی اپنے فتووں میں ناکام رہے ہیں اسی طرح ایسا ظالمانہ فیصلہ کرنے والی حکومت بھی اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز ::

پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے یہ جو کہا گیا ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے غیر مشروط طور پر قائل نہیں اور آپ کے بعد کسی نوع کے نبی یا مصلح کو مانتے ہیں وہ اسمبلی کے متفقہ فیصلہ کی رو سے "غیر مسلم" ہیں۔ افسوس کہ پاکستانی اسمبلی نے یہ فیصلہ کر کے نہ تو اسلام کی کوئی قابل ذکر خدمت کی ہے اور نہ ہی غیر مسلم دنیا میں اسلام کی کسی ایسی شان کو دکھایا ہے جس سے اسلام کو بمقابلہ دیگر مذاہب امتیاز اور برتری حاصل ہوتی ہو۔ کیونکہ جس صورت میں کہ دیگر مذاہب بھی اسی بات کے دعویدار ہیں کہ اب کوئی مصلح اور ریفارمر ان کے مذہب میں پیدا نہیں ہونے کا۔ جو مصلحین پہلے آ چکے اُن کے بعد کسی بھی مصلح کے آنے کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اس صورت میں دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام میں وہ کونسی امتیازی اور زائد بات ہے؟

افسوس! اسی بات کو واضح کرنے کے لئے تو اسلام دنیا میں آیا کہ جب تک انسان میں بھول جانے اور سیدھی راہ کو چھوڑ جانے کی کمزوری رہے گی اس وقت تک یاد دہانی کرانے والوں کا سلسلہ بھی جاری رہنا ہے۔ اسی لئے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ہر سو سال بعد مجدد آتے رہیں گے۔ چنانچہ اس حدیث کے مطابق گزشتہ صدیوں میں مجددین آئے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ کے لئے مجددین کے آنے کے دروازے کو اس وجہ سے بند سمجھا جائے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ جو کوئی بھی "مصلح" ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ کیا یہ تعجب کا مقام نہیں کہ دعویٰ تو پاکستانی حکومت کا اپنے یہاں "اسلامی جمہوریت" قائم کرنے کا ہو اور فیصلے ہوں اسلام کی بنیادی روح کے خلاف ——— یا ایسے فیصلے ہوں جن کے نتیجہ میں اسلام کا زندہ اور باخدا مذہب غیر اسلامی دنیا کے سامنے ایک مُردہ۔ بے جان اور بے ثمر مذہب بن کر رہ جائے۔ حالانکہ اس نے صریح اور واضح الفاظ میں اپنے متعلق یہ اعلان کیا ہوا ہے کہ وہ ایسے شجرہ طیبہ کی مانند ہے جو ہر موسم میں شیریں پھل دیتا ہے۔ غور کا مقام ہے کہ آخر اسلام کے وہ شیریں پھل کیا ہیں۔ یقین جانیئے! یہ شیریں پھل وہی ہیں جن کو مجددین اُمت یا مصلحین امت کہا جاتا رہا ہے۔ افسوس کہ ان کے نام پر آنے والے کو یا اس سے روحانی تعلق رکھنے والوں کو آج پاکستان کی قومی اسمبلی دائرۂ اسلام سے خارج بتا رہی ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ؎

اِذَا كَانَ الْغُرَابُ دَلِيْلَ قَوْمٍ
سَيَهْدِيْهِمْ طَرِيْقَ الْهَالِكِيْنَا

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے کثرت سے دُعائیں کرو!

کہ اللہ تعالیٰ بنی نوعِ انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے۔!!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۴ر فروری ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہم نے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کو اپنا ہادی اور رہبر تسلیم کیا ہے اور اپنے ربّ رحیم کے حکم کے ماتحت اور اُس کی خوشنودی اور رضا کے حصول کے لئے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے محبوب آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے ہمیشہ اسوۂ حسنہ بنائے رکھیں گے۔ اور وہی رنگ اپنی طبیعتوں اور اپنی زندگیوں پر چڑھانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ جس رنگ کو اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی فطرتِ صحیحہ پر چڑھایا تھا۔ اور یہ صفاتِ باری کے انوار کا حسین رنگ تھا۔

ایک بڑی نمایاں خصوصیت

جو ہمارے آقا میں پائی جاتی تھی۔ اور جو اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس مقام کے لئے منتخب کیا تھا۔ اور چنا تھا کہ آپؐ تمام دُنیا کے لئے اور تمام جہانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے ابدی شریعت لے کر آئیں اور قرآن کریم کے حامل ہوں۔ جس کے اندر کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی اور جس کا کوئی لفظ اور کوئی حرف اور کوئی زبر اور زیر بھی کبھی منسوخ نہیں ہوئی وہ "رحمۃ للعالمین" ہونے کی خصوصیت ہے۔

بنی نوعِ انسان سے کسی انسان نے اس قدر شفقت اور محبت نہیں کی۔ جتنی شفقت اور محبت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی انسانوں سے کی۔ نہ صرف ان انسانوں سے جو آپ کے سامنے تھے۔ نہ صرف اُن انسانوں سے جو آپؐ کے ملک میں رہنے والے تھے۔ نہ صرف اُن انسانوں سے جو آپ کی زندگی میں ساری دُنیا اور دُنیا کے ہر ملک کو آباد رکھے ہوئے تھے۔ بلکہ تمام اُن انسانوں سے بھی جو آپؐ سے پہلے گذر چکے تھے۔ اور تمام ان بنی نوعِ انسان سے بھی جنہوں نے آپؐ کے بعد پیدا ہونا تھا آپؐ نے سب سے ہی اس محبت کا اُس رحمت اور شفقت کا سلوک کیا۔ اور یہ جذبہ اللہ تعالیٰ نے اس شدت سے آپؐ کے دِل میں پیدا کیا تھا۔ جس کی مثال انسان کو کہیں اور نظر نہیں آتی۔ یہ ایک بڑی نمایاں صفت تھی جو ہمارے آقا میں پائی جاتی تھی۔ اور یہی وہ صفت ہے جس کی طرف میں بڑے اختصار کے ساتھ اپنے بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

آج دُنیا کو ضرورت ہے،

اس رحمۃ للعالمین کے جاں نثاروں کی جو دُنیا کی بہتری کے لئے اپنی زندگیاں قربان کر رہے ہوں۔ ہمارا جو جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں ویسے تو ہر کام ہی، ہر منصوبہ ہی، ہر کوشش ہی اور ہر جدّ وجہد ہی بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔ لیکن ان تمام کوششوں اور ان تمام تدابیر کے علاوہ اس وقت دُنیا کو ہماری دُعاؤں کی بڑی ہی ضرورت ہے۔

دورِ حاضر کا انسان بڑا مغرور ہو گیا ہے اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو عطا کی تھیں اس علم اور فراست کے نتیجہ میں جو آسمان سے ہی آتا ہے اسے وہ اپنی بھلائی کے لئے اور بنی نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرنے کی بجائے اس پر اترانے لگا۔ اور مغرور ہو گیا ہے۔ اس حد تک کہ اسے یہ بھی پسند نہیں کہ اس کے لئے اس کا خدا فیصلہ کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ہی اپنے فیصلے کرے۔ اگر وہ اپنے ربّ کے فیصلے پر راضی ہو جاتا تو آج اس تباہی کی طرف درجہ بدرجہ اس کی حرکت نہ ہوتی۔ جس تباہی کی طرف ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ جا رہا ہے۔

پس انسان کو جسے اللہ تعالیٰ نے طاقت دی اور اپنی عطا سے نوازا۔ اور جس کی آواز اور جس کے فیصلے میں اثر رکھا اور جس کا صحیح فیصلہ بنی نوعِ انسان کو ترقی کی راہوں پر لے جا سکتا ہے۔ لیکن جس کا غلط فیصلہ تمام

بنی نوعِ انسان کیلئے ہلاکت کا خطرہ

بھی پیدا کر سکتا ہے۔ وہ خود فیصلے کرنا چاہتا ہے۔ اپنے ربّ کا فیصلہ اسے منظور نہیں۔ کیونکہ اگر اُسے اپنے ربّ کا فیصلہ منظور ہوتا تو آج وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوتا۔ جو رحمۃ للعالمین کا جھنڈا ہے۔ اور جہاں جمع ہو کر وہ اس اس فیصلے کی طرف کان دھرتا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حالات میں دیا ہے تو ہلاکت اس کے سامنے منڈلا نہ رہی ہوتی۔ بلکہ امن کے ساتھ سب مسائل کا حل ہو جاتا۔

دوسری طرف وہ خود کو بے بس اور لاچار بھی پاتا ہے۔ اور عطاءِ الٰہی کو اپنی ہلاکت کے لئے استعمال کرنے پر تُلا ہُوا ہے۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں۔ اور کس طرح فیصلہ کروں کہ عالمگیر تباہی سے خود بھی بچوں اور بنی نوعِ انسان کو بھی بچا لوں۔

پس خدائی فیصلے کی طرف کان دھرنے کے لئے تیار نہیں۔ خود کو صحیح فیصلے تک پہنچنے کے وہ قابل نہیں پاتا۔ ہلاکت اس کے سامنے ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل آسمان سے نازل نہ ہو

تو اس وقت انسانیت، اس قسم کے خطرات سے گھری ہوئی ہے کہ اس قسم کے خطرات میں آج سے پہلے وہ کبھی نہیں گھری تھی۔

پس ضرورت ہے انسان کو ایک ایسی جماعت اور ایک ایسے الٰہی سلسلہ کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو، اور آپؐ کے اعمال کو اور آپؐ کی زندگی کو اپنے لئے بطور نمونہ کے بنائے اور اس رحمۃ للعالمین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہی رنگ اپنے پر چڑھاتے ہوئے، انہی کے اشاروں پر اپنے فیصلے کے دھاروں کو موڑتے ہوئے بنی نوعِ انسان کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ دُعائیں کرنے والا ہو۔

میں آج اپنے بھائیوں اور جماعت کو جس کو اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی بھلائی اور خیر کے لئے قائم کیا ہے، اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ

بڑی کثرت کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں

کہ اللہ تعالےٰ ان اقوام کو ہدایت عطا کرے۔ کہ جن کے غلط فیصلے آج تمام بنی نوعِ انسان کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اور خدا کرے کہ ان میں یہ فراست پیدا ہو جائے کہ خود فیصلے کرنے کی بجائے اپنے ربّ کے فیصلوں پر راضی ہو جائیں۔ اور اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اور اس طرح وہ بنی نوعِ انسان کو ہلاکت سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں۔ ورنہ سوچ کے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ انسان خود اپنے ہی ہاتھ سے

خُدا کی عطاء

کو غلط استعمال کرتے ہوئے کس قدر ہلاکتوں کے دروازے اپنے پر کھول رہا ہے۔

اللہ تعالےٰ تمام بنی نوع انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے۔

آمین:

جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ قرآن

(از مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر)

قرآن کریم عالمِ انسانیت کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ چونکہ یہ بنی نوع انسان کے لئے تاقیامت ایک دائمی شریعت اور ایک ابدی لائحہ عمل ہے اسی لئے خدا تعالےٰ نے ہر پہلو سے اس کی حفاظت کا کام خود اپنے ذمّہ اس تاکید کے ساتھ لیا کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

(سورۃ الحجر ۱۵/۹)

یعنی ہم نے ہی اس عظیم دستور کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی ہر پہلو سے حفاظت کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کے مطابق اس وقت سے اب تک ہر زمانہ میں موقعہ ومحل اور حسب ضرورت اس کی حفاظت کرتا چلا آیا ہے۔ کیا لفظی طور پر اور کیا معنوی طور پر۔ جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔

کہ خدا تعالےٰ اس خیر امت کی بیداری اور ترقی کے لئے ہر صدی کے سر پر مجددین مبعوث کرتا رہے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کیا کریں گے۔ نیز مرورِ زمانہ سے جو خامیاں اور کوتاہیاں پیدا ہو جائیں گی ان کو دور کیا کریں گے۔

دوسری طرف قرآن کریم اور احادیث میں بعض ایسی پیشگوئیاں بھی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں کی مذہبی، اخلاقی۔ سیاسی۔ اور تمدنی حالت بہت گر جائے گی۔ اور وہ زمانہ ان کے لئے انتہائی تنزل اور انحطاط کا ہوگا۔ اسلام صرف نام کا باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کریم کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الاسلام زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہٗ ولا یبقی من القراٰن الا رسمہٗ سے واضح ہوتا ہے۔

اس زمانہ میں جب ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا دَور دَورہ ہوگا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے امام مہدی جسے مسیح موعود کا خطاب بھی دیا گیا ہے' اسلام اور امتِ محمدیہ کی سربلندی کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اور مسلمانوں کے دلوں سے ایمان اگر مفقود ہو کر ثریا آسمان تک ہی کیوں نہ چلا گیا ہو پھر بھی یہ رجلٌ من ابناء فارس اسے ثریا سے واپس لاکر لوگوں کے دلوں میں مضبوط بنیادوں پر جاگزیں کرے گا۔ اور ان میں قرآن کریم کے حقائق و معارف کے بیش بہا خزانے کثرت سے لٹائے گا۔ لہٰذا خدمتِ قرآن اور خدمتِ اسلام کا یہ اہم فریضہ ابتداء سے ہی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام اور ان کی جماعت کے لئے مقدر تھا۔

اسلام کے اس بطلِ جلیل اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کو قرآن کریم سے بے انتہا عشق تھا۔ تلاوتِ کلام پاک آپ کا ہر وقت کا ورد رہتا تھا۔ اور اس کی آیات کے حقائق و معارف پر غور و فکر اور تدبّر آپ کی روحانی غذا تھی۔ آپ کے نزدیک قرآن کریم کا اعلیٰ مقام آپ کے حسب ذیل اشعار سے بھی ظاہر ہے ؎

دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پھر اس کے حسن و جمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

غرضیکہ آپ نے قرآنِ مجید کی ایسی عظیم الشان خدمت کی کہ گذشتہ چودہ سو سال میں اس کی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی۔ بلکہ آپ نے ایک ایسی فعّال جماعت قائم کر دی جو آپ کے خلفاء کی قیادت میں اپنے تن من دھن کی بازی لگا کر خدا کے پاک کلام کی خدمت میں صبح و شام مصروف ہیں۔ اور اس شیریں کلام کے حقائق و معارف کو مختلف وسائل کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں۔ قرنِ اول کے بعد ان عظیم الشان اور بے لوث خدمات کی نظیر پیش کرنا نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے۔

تراجمِ قرآن مجید اور ان کی دُنیا بھر میں اشاعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ تھا کہ قرآنی علوم اور اس کے حقائق و معارف کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جائے۔ آپ ایسے زمانہ میں تشریف لائے جبکہ قرآنِ کریم کے ترجمہ کو اکثر علماء اسلام اور خاص طور پر جامع ازہر والوں کے نزدیک حرام سمجھا جاتا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور عربی زبان میں ہے۔ اس لئے اس کا صحیح ترجمہ کسی اور زبان میں نہیں ہو سکتا۔ اور پھر یہ ترجمہ اس عربی عبارت کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ترجمہ کرنا ہی حرام ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس قسم کی تمام غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا گیا۔ جماعت احمدیہ نے نہ صرف ایسے عقائد کو ردّ کیا بلکہ دُنیا کے سامنے یہ بات پیش کی کہ خدا تعالیٰ کا یہ مقدس کلام بلا امتیاز رنگ و نسل، زبان و علاقہ دُنیا کے تمام لوگوں کے لئے بطور آبِ حیات ہے۔ جب تک اس کا مفہوم اور اس کی خوبیاں اُن تک نہ پہنچائی جائیں وہ اس کی خوبیوں سے اس کے حقائق و معارف سے بھلا کیونکر واقف ہو سکتے ہیں۔ البتہ صرف غیر زبان میں ترجمہ کی اشاعت مناسب نہیں بلکہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ عربی متن بھی ضروری ہے تاکہ لوگ عربی سیکھنے اور سمجھنے کے بعد براہِ راست اس کے علوم و فیوض سے مستفیض ہو سکیں۔

پھر باریک در باریک علوم اور انوارِ قرآنیہ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کھولے گئے ہیں ان کو دُنیا کی تمام اقوام اور تمام ممالک تک پہنچانے کے لئے ضروری تھا کہ ان حقائق و معارف کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے تمام لوگوں تک پہنچانے کا منظم انتظام کیا جائے۔ تا زیادہ سے زیادہ لوگ قرآنی فیوض و برکات سے متمتع ہو سکیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ نے اس اہم فریضہ کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ غیر زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں:۔

(۱) انگلش ترجمۃ القرآن:۔ قادیان میں پہلا پارہ ترجمہ اور تفسیری نوٹس کے ساتھ ۱۹۱۵ء میں شائع ہوا۔ پھر تفسیر القرآن کی پہلی جلد جو دس پاروں پر مشتمل تھی ۱۹۴۷ء میں طبع ہوئی۔ دوسری جلد سورۃ یونس تا کہف ۱۹۴۹ء میں پاکستان میں شائع ہوئی۔ پھر مفصّل تفسیر القرآن انگریزی پانچ جلدوں میں جو ۳۲۰۰ صفحات پر مشتمل تھی ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی۔ پھر اس تفسیر کا خلاصہ جو قریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے ۱۹۶۹ء میں چھپا۔ مکمل ترجمۃ القرآن انگریزی ۱۹۵۱ء میں ہالینڈ سے طبع کروایا گیا۔ اس کے بعد سے اس کے اب تک متعدد ایڈیشن لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

(۲) ڈچ ترجمۃ القرآن:۔ پہلا ایڈیشن نومبر ۱۹۵۳ء میں ہالینڈ سے چھپا۔ اور دوسرا ایڈیشن نظرِ ثانی کے بعد ۱۹۶۹ء میں پاکستان سے شائع ہوا۔

(۳) جرمن ترجمۃ القرآن:۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں طبع ہو کر عالمی منڈی میں آ گیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔ تفسیر صغیر کی روشنی میں اس پر نظرِ ثانی کی گئی اور بہت سے تفسیری نوٹوں کا اضافہ کیا گیا۔ اب اس کا تیسرا ایڈیشن زیرِ طبع ہے۔

(۴) اسپرانٹو زبان میں ترجمہ قرآن ڈاکٹر عبد الہادی کیوسی مرحوم نے کیا اور پہلی مرتبہ ۱۹۶۹ء میں ہالینڈ سے طبع ہوا۔

(۵) اطالوی ترجمۃ القرآن مکمل ہو چکا ہے نظرِ ثانی کا کام باقی ہے۔

(۶) سپینش زبان میں بھی ترجمۃ القرآن مکمل ہو چکا ہے۔ اس پر بھی نظرِ ثانی کا کام باقی ہے۔

(۷) روسی زبان میں بھی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ نظرِ ثانی ہونا باقی ہے۔

(۸) فرنچ زبان میں ترجمہ اشاعت کے لئے مکمل ہو چکا ہے۔ اس کی طباعت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

(۹) سواحیلی ترجمۃ القرآن:۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۳ء میں طبع ہوا۔ اور نظرِ ثانی کے بعد دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۱ء میں پاکستان میں شائع ہوا۔

(۱۰) مشرقی افریقہ کی زبان KIKUYU (کیکویو) میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ چھپنا ابھی باقی ہے۔

(۱۱) مشرقی افریقہ کی ایک اور زبان LUO لوو کا ترجمۃ القرآن بھی مکمل ہے۔ اشاعت ابھی باقی ہے۔

(۱۲) مشرقی افریقہ کی ایک اور زبان KIKAMBA کیکامبہ کا ترجمہ بھی مکمل ہے طباعت ابھی باقی ہے۔

(۱۳) لوگنڈا زبان میں ترجمہ اور تفسیر القرآن مکمل ہو چکے ہیں۔ پہلے پانچ پارے ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئے تھے جو بہت مقبول ہوئے۔

(۱۴) نائیجیریا کی اہم زبان "یوروبا" میں ترجمۃ القرآن مکمل ہو چکا ہے۔ نظرِ ثانی کے بعد طباعت کا کام ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز

(باقی ص۔۔ پر)

مصرعہ: وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

جب دیوبند۔ ندوہ۔ علی گڑھ اور مجلس احرار وغیرہ کے اکابر

انگریزی حکومت کے گن گاتے۔ اور اُنکے خلاف جہاد نہ کرنیکا فتویٰ دیتے رہے!

نہ معلوم اب یہی لوگ کس مُنہ سے جماعت احمدیہ پر اعتراض کرتے ہیں؟

از مکرم مولوی محمد عُمر صاحب فاضل مالاباری مبلّغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مدراس۔

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف کیے جانے والے ننگِ انسانیت مظالم کو دیکھ کر ہندوستان کے بعض نام نہاد علماء اور ان کے چیلے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگے ہیں کہ کاش! وہ بھی اُس خداداد مملکت پاکستان میں ہوتے تو اس "کارِ خیر" میں حصہ دار بن کر وہ بھی احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلتے۔ مگر چونکہ ہندوستان ایک سیکولر حکومت ہے اس لئے وہ اپنے ناپاک عزائم کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے۔ اس لئے وہ اپنے اخبارات اور رسالوں کے ذریعہ عامۃ المسلمین کو احمدیوں کے خلاف ورغلا کر اپنے کینہ و تعصّب بھرے دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے ایسی باتوں کو نمایاں طور پر اچھال رہے ہیں جن میں خود اُن کے اپنے اکابر کا سابقہ رویہ جماعت احمدیہ سے چنداں مختلف نہیں رہا بلکہ اگر زیادہ غور سے دیکھا جائے تو اس امر کے ناقابلِ تردید ثبوت موجود ہیں کہ یہ لوگ جماعت احمدیہ سے کہیں زیادہ انگریزوں کی مدح سرائی کرتے رہے اور ان کے خلاف جہاد نہ کرنے کا کھُلے عام فتویٰ دیتے رہے۔ مگر اب جبکہ مُلکی حکومت کی صورتِ حال یکسر بدل چکی ہے انگریزوں کے یہ سابقہ حامی سانپ کی طرح کینچلی بدل کر آج اس رنگ کا مظاہرہ کر رہے ہیں کہ گویا یہ روزِ اوّل سے انگریزوں کے خلاف صف آرا رہے ہیں ع

شرم ان کو مگر نہیں آتی!!

جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی نے انگریزی عہدِ حکومت کی جو تعریف و توصیف کی، (اور جماعت احمدیہ نے اس سے کبھی انکار نہیں کیا) تو ساتھ یہ بھی واضح کیا کہ انگریزوں کے اِس ملک میں آنے سے قبل کے پُر فساد حالات کے مقابلہ میں یہ تعریف کی۔ نیز انہوں نے اپنے زمانہ میں ہر فرقہ اور مذہب کو جو کامل آزادی دی اور اظہارِ خیال کو روا رکھا تو وہ بمقابلہ پہلے زمانہ کے فی الواقع قابلِ تعریف بات تھی۔ مگر اس بارہ میں بھی جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی منفرد نہ تھے۔ بلکہ یہ ایک ثابت شدہ تاریخی حقیقت ہے کہ اُس زمانہ کے سرکردہ علماء و حضرات اندھا دھند

کے مسلمہ لیڈر بھی وہی کچھ کہتے اور لکھتے رہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا۔ بلکہ یہ لوگ تو انگریزوں کے لئے کہیں زیادہ فدائیت کے جذبات کا علی الاعلان اظہار کرتے رہے۔ مگر احمدیہ جماعت پر گند اُچھالنے والے اِن سب تاریخی حقیقتوں کو پس پشت ڈال کر آج جماعت احمدیہ کے مُنہ آرہے ہیں۔ مگر اُن کے اکابر کی پُرانی تحریریں اصل حقیقت کو آشکارا کرنے کے لئے مُنہ بولتا ثبوت ہیں۔ جیسا کہ ہم آگے چل کر ان سب حضرات کے اپنے الفاظ میں اس کا محکم ثبوت پیش کریں گے انشاء اللہ۔

انگریزی حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری اور اُن کے خلاف جہاد نہ کرنے کے موضوع پر جماعت احمدیہ کے خلاف نام نہاد مسلم اخبارات، رسائل میں بڑھ چڑھ کر مضامین شائع کیے جا رہے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ سے نکلنے والے پندرہ روزہ "تعمیرِ حیات" کی حالیہ ایک اشاعت میں مولوی سید ابوالحسن علی ندوی عرف علی میاں کا ایک پُرانا مضمون جو انہوں نے ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف کئے گئے فسادات کے موقع پر لکھا تھا، بڑے شد و مد کے ساتھ "**قادیانیت — اسلام و نبوتِ محمدی کے خلاف ایک بغاوت**!" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے۔ اور مالابار میں کیرلہ مسلم لیگ کے ترجمان روزنامہ "چندریکا" نے فوراً اس کا ملایالم ترجمہ بھی بڑے فخر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اِسی طرح جماعتِ اسلامی کے اخباروں اور جمعیۃ علماء ہند کے آرگن "الجمعیۃ" دہلی میں دیوبند کے ایک نوجوان اور اسی طرح امیر شریعت بہار و اڑیسہ مولوی محمد اسماعیل صاحب کٹکی وغیرہ کے مضامین قسط وار شائع ہوئے ہیں۔ ان سب مضامین کی قدرِ مشترک اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ

(۱) — جماعتِ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ السلام، حکومتِ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اور آپ نے اپنی بعض کتابوں میں حکومتِ برطانیہ کی مدح سرائی کی ہے۔ اور اُس کے ساتھ مکمّل وفاداری کی تلقین فرمائی۔

(۲) — جہاد کی ممانعت کر کے مسلمانوں کی اس سپرٹ کو نقصان پہنچایا۔ اور اس طرح انگریزوں کی مدد کی۔ اور بعض مضمون نگاروں نے تو خالص "**اسلامی مسئلہ جہاد**" کو محض وسوسہ اندازی کے لئے بڑی چابکدستی سے "جہادِ حریت" سے بدل کر اس پر صفحوں کے صفحے سیاہ کر دیئے ہیں۔ ہر چند کہ یہ پُرانے اور فرسودہ اعتراضات اور الزام تراشیاں ہیں جن کے کئی دفعہ جواب دیئے جا چکے ہیں۔ مگر عوام کو ورغلانے کے لیے بار بار اس کا اعادہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

(۱)

جماعت احمدیہ پر غلط الزام

جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے کہ جماعت احمدیہ برطانوی حکومت کی پروردہ ہے، مقامِ حیرت ہے کہ یہ الزام جتنا لغو، بے حقیقت اور بے بنیاد ہے اتنا ہی اُسے بار بار دُہرایا جا رہا ہے حالانکہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آمد کی غرض عیسائیت کا استیصال اور کسرِ صلیب قرار دی ہے۔ اور اپنی عمرِ عزیز کا اکثر حصہ اس کے لئے وقف فرمایا۔ آپ کی تمام تقاریر اور تصانیف اسی بات سے پُر ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"میں صلیب کو توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔"

(تبلیغ اسلام ص[illegible])

"کبھی عیسائیوں کے خدا کو مرتے ہوئے دیکھ لو۔ کب تک اُٹھا کو بھی بلا پڑتے کہتے چلو گے کہ ہم پھر اٹھا لیں گے"

(ازالۂ اوہام ص ۲۹)

آپ نے ملکہ وکٹوریہ کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے فرمایا:

"اے ملکہ توبہ کر! اور اُس ایک خدا کی اطاعت میں آجا جس کا نہ کوئی

بیٹا ہے اور نہ شریک ..... اے زمین کی ملکہ! اسلام کو قبول کر۔ تا تو بچ جائے۔ آ۔ مسلمان ہو جا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۵۲۲)

نیز دن رات خدا تعالیٰ سے دُعا بھی کرتے رہے کہ

"یَا رَبِّ اَرِنِیْ یَوْمَ کَسْرِ صَلِیْبِهِمْ"

(قصائدِ احمدیہ)

آپ پہلے انسان ہیں جنہوں نے انگریزوں اور دوسری یورپین اقوام کو اور پادریوں کو دجال (Anti Christ) قرار دیا۔ انجیلی تعلیم اور انجیلی یسوع کی وہ خبر لی کہ ممکن نہیں کہ عیسائی یا اُن کی حکومت خوش ہو۔

اِس لئے یہ کہنا کہ وہ مملکت برطانیہ جس کا مذہب عیسائیت ہے اور لاکھوں کروڑوں روپے چرچ کے ذریعہ تبلیغ عیسائیت میں خرچ کرتی تھی اور ہندوستان میں جس کے قیام کی غرض ہی یہاں عیسائیت کو فروغ دینا ہے (دیکھیں لارڈ لارنس لائف جلد ۲ ص ۳۱۳) اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرورش اس لئے کی تھی کہ آپ حکومتِ برطانیہ کے سایہ عاطفت میں رہتے ہوئے عیسائیت کی تردید اور اُس کے استیصال کے لئے کوشاں رہتے۔ ظاہر ہے یہ خیال انتہائی مضحکہ خیز اور مضمون نگار کی عقل کے دیوالیہ پن کی علامت ہے۔

انگریزوں کے کان بھرنے والے مولوی صاحب

اور لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہی علماء کرام اور عُشاقِ دینِ متین ہیں جنہوں نے خفیہ اور علانیہ حکومتِ برطانیہ کو جماعت کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی۔ بطور نمونہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی حسبِ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔ جس میں موصوف انگریزوں کے پاس حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی چُغلی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"گورنمنٹ کو اس کا اعتبار مناسب نہیں اور اس سے پُر حذر رہنا چاہیئے۔ ورنہ اِس مہدیٔ قادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدیٔ سوڈانی سے نہیں پہنچا۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ حاشیہ ص ۱۶۸ سنہ ۱۸۹۳ء)

(۲)

اب اسّی سال بعد مولوی ابوالحسن علی ندوی صاحب اس کے برعکس جماعت احمدیہ پر حکومتِ برطانیہ کی قائم کردہ اور پروردہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ انقلابات ہیں زمانے کے —!!

ندوہ کے قیام کی غرض ہی حکومتِ برطانیہ کی وفاداری کے خیالات پھیلانا تھی!

حکومتِ برطانیہ کی وفاداری کا الزام ہم پر دھرنے والے یہ ندوی صاحب ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ وہ "دار الندوہ"

جس کے ساتھ مولوی صاحب موصوف وابستہ ہیں۔ کبھی انہوں نے اس کے قیام کی ابتدائی اغراض کا بھی مطالعہ کیا ہے؟ مطالعہ تو کیا ہوگا مگر اب جان بوجھ کر اس حقیقت کو چھپا رہے ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ دارالندوہ کے قیام کی اغراض میں ایک حکومتِ برطانیہ کی ثناخوانی اور اس کے ساتھ وفاداری کے خیالات پھیلانا بتایا گیا ہے۔

چنانچہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ترجمان "الندوہ" کے تین اقتباسات ملاحظہ ہوں:

(۱) "اس (دارالعلوم) کا اصل مقصد روشن خیال علماء پیدا کرنا ہے۔ اور اس قسم کے علماء کا **ایک ضروری فرض یہ بھی ہے** کہ گورنمنٹ کی برکاتِ حکومت سے واقف ہوں اور **ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں**"

(الندوہ لکھنؤ جلد ۵ بابت جولائی ۱۹۰۸ء)

(۲) "مذہبی رواداری حکومتِ انگریزی کا خاصہ ہے۔ ان پیدا ہونے والے علماء کے ذریعہ سے وہ (مسلمان) حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں زیادہ ہو جائیں"۔

(الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء)

(۳) "حکومتِ انگریزی کی پنجاہ سالہ جوبلی کی خوشی میں دارالعلوم ندوہ میں ایک دن کی تعطیل کی گئی۔ اور گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں ندوہ کی طرف سے مبارکباد کا تار بھیجا گیا۔"

(الندوہ نومبر ۱۹۰۸ء)

ان تینوں حوالوں کی موجودگی میں ندوی صاحب بتائیں کہ کیا وہی اعتراض جو ہم پر کیا گیا ہے خود ان ہی پر نہیں پڑتا؟

—— (ب) ——

اب آیئے دوسرے نمبر پر اہلحدیث کے ایڈووکیٹ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف جن کو علی میاں ندوی صاحب نے احمدیت کے مقابل ایک مجاہد قرار دیا ہے، ان کا فتویٰ بھی حکومتِ برطانیہ کے بارہ میں سن لیجئے۔ ان کا فتویٰ یہ ہے کہ:۔

"اہل اسلام ہندوستان کے لئے **گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے**"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۶)

یہی مذہب و مسلک نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی۔ مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی۔ سر سید احمد خان صاحب۔ شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی وغیرہم کا بھی ہے۔ ان سب کے مفصل حوالے ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش یہاں ان کو درج کرنے سے معذور ہیں۔

—— (ج) ——

تیسرے نمبر پر مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر "زمیندار" ہیں۔ جن کے متعلق علی میاں ندوی صاحب نے احمدیوں کے "خلاف جنگ کرنے والی جماعت مجلسِ احرارِ اسلام کے قائد اور روح رواں" قرار دیا ہے، اپنے اخبار میں لکھتے ہیں:۔

"زمیندار اور اس کے ناظرین گورنمنٹ **برطانیہ کو سایۂ خدا سمجھتے ہیں۔** اس کی عنایتِ شاہانہ و انصافِ خسروانہ کو اپنی دلی ارادت و قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک ایک قطرہ کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے"

(زمیندار ۹ر نومبر ۱۹۱۱ء)

نیز لکھتے ہیں:۔

"مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں"۔

(زمیندار ۱۱ر نومبر ۱۹۱۱ء)

(۳)

اب کہاں ہیں احمدیہ جماعت پر حکومتِ برطانیہ کی تعریف و توصیف یا ان کی حکومت کی وفاداری کرنے کا الزام دینے والے، جب ان کے اکابر بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں جس قسم کے خیالات حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات سے آپ لوگ نکال کر قابلِ اعتراض قرار دیتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ انہی اعتراضات کا نشانہ آپ کے اکابر بھی نہ قرار دیئے جائیں؟

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے حکومتِ برطانیہ کی تعریف کی وجہ

باقی یہ جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے حکومت برطانیہ کی تعریف اور اس کے ساتھ وفاداری کا اظہار فرمایا ہے تو اس کی وجہ یوں بیان فرمائی ہے:۔

"مَیں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا۔ جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں۔ نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں۔ بلکہ مَیں انصاف کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکرگذاری کروں"۔

(تبلیغِ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۳)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت جو ہم پر ظلم کی تلوار چلائی جاتی ہے اور اعتراضوں کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات کے لئے اپنے قلموں کے نیزوں کو تیز کریں۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھ کر ہم کو یہ موقع دیا کہ اس نے سلطنت انگریزی میں ہم کو پیدا کیا۔ محسن کے احسان کی شکرگزاری کے اصول سے ناواقف جاہل ہمارے اس قسم کے بیانات اور تحریروں کو خوشامد کہتے ہیں۔ مگر ہمارا خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم دنیا میں کسی انسان کی خوشامد کر سکتے ہی نہیں۔ یہ قوت ہم میں نہیں ہے۔ ہاں، احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے۔ اور محسن کشی اور غداری کا ناپاک مادہ اس نے اپنے فضل سے ہم میں نہیں رکھا۔ ہم گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کی قدر کرتے ہیں اور اس کو خدا کا فضل سمجھتے ہیں۔ کہ اس نے ایک عادل گورنمنٹ کو ..... پرجفا زمانہ سے نجات دلانے کے لئے ہم پر حکومت کرنے کو کئی ہزار کوس سے بھیج دیا۔ اگر اس سلطنت کا وجود نہ ہوتا تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم اس قسم کے اعتراضوں کی بابت ذرا بھی سوچ نہ سکتے۔ چہ جائیکہ ہم ان کا جواب دے سکتے!"

(ملفوظاتِ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۲۲۳)

نیز ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر مَیں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا تو بار بار کیوں کہتا کہ عیسیٰ ابن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی موتِ طبعی سے بمقام سری نگر کشمیر مر گیا۔ اور نہ وہ خدا تھا اور نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرے سے مجھ سے بیزار نہیں ہونگے؟"

(کشتی نوح صفحہ ۶۸)

خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے حکومتِ برطانیہ کی تعریف کرنا اور اس کے ساتھ وفاداری کا اظہار کرنا ایک اصول کے ماتحت تھا۔ یعنی اس نے ملک میں ضمیر کی آزادی دی تھی۔ اور تبلیغ اسلام میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں کی۔ اس سے بڑھ کر ہر حکومتِ وقت کے ساتھ تعاون کرنا اسلام کا بتایا ہوا ایک سنہری اصول ہے چنانچہ جماعتِ احمدیہ بارہا اعلان کر چکی ہے کہ وہ جس حکومت کے بھی ماتحت ہوگی اس کی وفادار رہے گی۔ پس ہمارا حکومتِ برطانیہ کے ساتھ قطعاً کوئی رشتہ اور تعلق نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ وفاداری اور تعاون اسلامی اصول کے ماتحت تھا وبس۔

الغرض مولوی علی میاں ندوی صاحب ہوں یا دوسرے مضمون نگار، ان سب کا جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں یہ کہنا کہ یہ جماعت حکومتِ برطانیہ کی پیداوار ہے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر اس میں کچھ حقیقت ہے تو پھر اس میں علماء دیوبند۔ ندوہ اور مجلس احرار کے لیڈر بھی برابر کے حصہ دار ہیں۔ وہ بھی یقیناً انگریزی حکومت کے پروردہ ہیں۔ اور اس کے ایماء پر قائم ہوئے ہیں ——!!

(۴)

جماعتِ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ السلام کے متعلق مولوی ندوی صاحب اور دیگر معترضین کا یہ اعتراض ہے کہ حکومت برطانیہ کے ساتھ وفاداری کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ اور اس کے بانیؑ کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی رہیں اور مختلف قسم کے احسانات کرتی رہی۔" یہ اعتراض بھی قطعی طور پر بے بنیاد ہے۔ اور نہ ہی معترضین اس کا کوئی ثبوت دے سکتے ہیں۔ البتہ اس کے بالمقابل یہ بات ثابت شدہ ہے کہ بعض "علماء کرام" اور ان کی جماعتیں اور تحریکیں برطانوی حکومت سے باقاعدہ دنیاوی اور مالی منفعتیں حاصل کرتی رہیں اور ان کے لئے حکومت برطانیہ کی طرف سے باقاعدہ تنخواہیں مقرر تھیں۔ چنانچہ اخبار ہفت روزہ "سوادِ اعظم" لاہور نے بحوالہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی بعض لوگوں کی روایت کی بناء پر لکھا ہے کہ:۔

"مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (دیوبندی) کو چھ سو روپے ماہوار حکومتِ انگریزی کی جانب سے دیئے جاتے تھے"۔

(سوادِ اعظم مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۶۲ء)

اسی طرح اخبار "طوفان" نے بحوالہ "مکالمۃ الصدرین" صفحہ ۸ لکھا ہے کہ:۔

"کلکتہ میں جمعیۃ العلمائے اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی"۔

اور صفحہ ۸ پر لکھا ہے کہ:۔

"مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا"۔ (طوفان ۷ر نومبر ۱۹۶۲ء)

اس کے بالمقابل ہم تمام دنیا کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ثابت کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یا آپ کی جماعت نے کبھی انگریزی حکومت کی جائز تعریف اور وفاداری کے بدلے میں کوئی دنیاوی معاوضہ لیا ہو۔

۱۹۳۵ء میں جب احرار پارٹی کا جماعت احمدیہ کے خلاف انگریزی اعلیٰ حکام سے چولی دامن کا ساتھ تھا۔ اور حکومتِ پنجاب مع گورنر اور افسران بالا جماعت احمدیہ کی مخالفت پر تلی ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام جماعت احمدیہ نے جن الفاظ میں انگریزی حکومت کو چیلنج کیا۔ اس باب میں حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

جب تک انسان کسی کو اپنا دوست سمجھتا ہے۔ اس وقت تک اگر کوئی راز اس کا معلوم ہو تو وہ اس کو ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ اسے چھپاتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے میرا دوست ہے۔ لیکن گورنمنٹ کا موجودہ رویہ بتا رہا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دوستوں میں سے نہیں۔ بلکہ مخالفوں میں سے سمجھتی ہے۔ ایسے موقعہ پر میں حکومت کو متواتر چیلنج دے چکا ہوں کہ وہ ثابت کرے ہم نے کبھی اس سے کوئی ایسا فائدہ اٹھایا ہو جو رعایا کے عام حقوق سے بالا ہو اگر ہم نے اس کی خدمت کر کے کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کیا ہے تو اب اس کا فرض ہے کہ وہ اسے دنیا کے سامنے پیش کر کے ہمیں لوگوں میں شرمندہ کرے ... مخالف کہتے ہیں کہ احمدیوں کے خزانے گورنمنٹ بھرتی ہے۔ اگر واقعہ میں یہ بات درست ہے تو اب گورنمنٹ کے لئے خوب اچھا موقعہ ہے۔ وہ اعلان کر دے کہ فلاں موقعہ پر ہم نے احمدیوں کو اتنا روپیہ دیا تھا"۔

(الفضل ۶ر اگست ۱۹۳۵ء)

یہ مذکورہ بالا چند حوالے ہی ان لوگوں کے لئے کافی ہیں جو مولوی علی میاں ندوی صاحب کی مغالطہ دہی کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہیں اس سلسلہ میں فی الوقت اتنا ہی کافی ہے۔

جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن

بقیہ صفحہ ۴

یہ جلد چھپ کر عالمی منڈی میں آجائیگا

(۱۵) سیرالیون کی مینڈے زبان میں ترجمہ کا کام ہو رہا ہے۔ اب تک ۲۵ پاروں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔

(۱۶) غانا کی مشہور زبان فینٹی کا ترجمۃ القرآن مکمل ہو چکا ہے۔ نظر ثانی ہونا باقی ہے۔

(۱۷) انڈونیشین زبان میں تفسیر القرآن مع دیباچہ تفسیر القرآن مکمل تیار ہو چکا ہے پہلی جلد جو پہلے دس پاروں پر مشتمل ہے۔ شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے بقیہ دو جلدوں کی طباعت کا کام جاری ہے۔

(۱۸) بنگالی ترجمۃ القرآن:۔ بنگالی زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ تفسیر صغیر کی روشنی میں اس کے تفسیری نوٹ تیار کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔

(۱۹) ہندی ترجمۃ القرآن کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔ ایک ایک پارہ کی صورت میں جلد شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔

(۲۰) اردو ترجمۃ القرآن کے بہت سے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی اشاعت کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

تراجم قرآن اور ان کی اشاعت جماعت احمدیہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کا اعتراف ہر دوست و دشمن نے کیا۔ چنانچہ جب انگریزی ترجمۃ القرآن کا پہلا پارہ ۱۹۱۵ء میں قادیان سے شائع ہو کر منظر عام پر آیا تو مسٹر فورمین پرنسپل کرسچین کالج لاہور نے سیلون میں ایک موقعہ پر تقریر کی جس میں یہ بیان کیا کہ:۔

"اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ازہر وغیرہ میں نہیں ہوگا۔ جس کی طرف لوگوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ بلکہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں ہوگا۔ جہاں سے میں ابھی ہو کر آیا ہوں اور جہاں سے قرآن کا ترجمہ ہونا شروع ہوا ہے اور وہ قادیان ہے"۔ (بالفاظ حضرت فضل عمرؓ ۱۴ر جنوری ۱۹۳۹ء)

پھر جامعہ ازہر کے مشہور عالم اور دینی مدارس کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر محمد عبداللہ ماضی نے ہمارے جرمن ترجمۃ القرآن پر طویل تعریفی تبصرہ کرتے ہوئے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے اس ترجمہ کا مختلف مقامات سے بغور جائزہ لیا ہے۔ یہ گذشتہ تمام تراجم میں سب سے بہتر ہے۔ جس میں قرآنی آیات کا بڑی احتیاط اور بہت ہی خوش اسلوبی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ واقعی یہ اس سلسلہ میں بڑی بے نظیر کوشش ہے۔ اس کا عربی متن بھی ساتھ ہی شائع کیا گیا ہے تا ہر پڑھنے والا شخص موازنہ کر سکے اور نفس کے ایسے معانی اخذ کر سکے۔ جن سے اس کا دل مطمئن ہو۔

(مجلۃ الازہر فروری ۱۹۵۹ء)

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار لکھنؤ نے ایک مرتبہ جماعت احمدیہ کے بارہ لکھا:۔

"یہ بلاد مغرب اور افریقہ میں جس جوش اور انہماک کے ساتھ خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم سلیقہ اور اہتمام کے ساتھ شائع کر رہے ہیں چنانچہ انگریزی جرمنی ڈچ اور سواحیلی زبانوں کے ترجمے خود میں نے بھی دیکھے ہیں اور ان کے عزم اور ولولہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا"۔

(نگار لکھنؤ ستمبر ۱۹۶۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اشاعتِ قرآن کے کام کو بڑی اولوالعزمی سے جاری رکھا۔ اور اس عزم کا اظہار فرمایا کہ دنیا کے ہر ہوٹل کے ہر کمرہ میں تراجم قرآن مجید رکھوائے جائیں گے۔ تاکہ اس کمرہ میں ٹھہرنے والا ہر مسافر بوقت ضرورت اس سے استفادہ کر سکے۔ چنانچہ گذشتہ سال افریقہ کے پانچ ممالک کے ۳۱ ہوٹلوں ۲۸۲۷ قرآن کریم رکھوائے گئے ہیں۔ اور ایک منظم طریق پر یہ سلسلہ جاری ہے۔ نیز اسی سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ سولہ سالہ اشاعتِ اسلام اصلاح وارشاد اور تربیت نفوس کا جو عظیم الشان عالمگیر منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ جس کی تکمیل کے لئے احباب کے سامنے اڑھائی کروڑ روپیہ فراہم کرنے کی تحریک فرمائی اور جماعت نے اس پر لبیک کہتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے قریباً ۹ کروڑ روپیہ فراہم کرنے کا عزم کا اظہار کیا۔ اور اب یہ رقم دس کروڑ سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اس منصوبہ کا نقطہ مرکزی بھی دنیا کی مختلف زبانوں میں اشاعت قرآن ہے۔ چنانچہ اس کے ماتحت دیگر امور کے علاوہ دنیا کی مزید اہم زبانوں میں قرآن عظیم کا ترجمہ تیار کروانا۔ ان پر نظر ثانی کروانا۔ اور ان کی طبع و اشاعت کا انتظام کرنا بھی شامل ہے۔

اور یہ وہ عظیم منصوبہ ہے جس کی کامیابی کو دیکھ کر حاسدین حسد سے جل رہے ہیں اور عالمگیر سطح پر جماعت کی مخالفت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ یہ مخالفت بھی دراصل اس بابرکت منصوبہ کی کامیابی اور خدا کی درگاہ میں مقبول ہو جانے کی زبردست علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمات کی توفیق دے اور قرآنی عظمت سے غافل دنیا کو بھی واقف ہونے کی توفیق دے۔ اور ان کے سینوں کو بھی انوار قرآنی سے منور کر دے کہ یہی جماعت احمدیہ کی تمام تر خواہش ہے۔

آمین

درخواست دعا: مکرم مولوی سید محمد یوسف شاہ صاحب چند روز سے شدید بیمار ہیں جملہ احباب جماعت سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی درخواست ہے نیز خاکسار کے غلام بنگالی بیٹے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے
خاکسار۔ سلطان احمد ظفر
مبلغ سلسلہ احمدیہ

چندہ تحریک جدید

ہر احمدی شاہد ہے کہ احمدیت کی مخالفت جس شدت سے رونما ہوتی ہے اس قدر سے احمدیت کی ترقی ہوتی ہے۔ اگر ایک ملک میں حالات ناسازگار بنائے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دیگر ممالک میں ترقی کے سامان کرے گا۔ ہمیں اپنی مساعی کو تیز تر کرنا ضروری ہے۔ دنیا کی روحانی تشنگی آپ کے ذریعہ سے دور ہوگی جس کے لئے مرکز کو آپ کی مالی قربانیاں درکار ہیں آپ اپنے وعدے جلد ایفاء کیجئے۔ ع
ہمت این اجر نصرت را دہد حضرت اے اخی ورنہ قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اسلام احمدیت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدے

بقیہ صفحہ اوّل سے

کرکے دنیا میں ایک مقام حاصل کیا ہے اسی طریق پر عمل کرکے ہم آئندہ بھی اپنی منزل کی طرف بڑھیں گے۔ یہ حوادث ہمارے ارادوں کو متزلزل نہیں کرسکتے ہم اس عہد پر قائم ہیں کہ اسلام کی عظمت کے لئے ہم قربانیاں دیتے چلے جائیں گے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

جہاں تک جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تعلق ہے۔ یہ ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیں تو ان علمائے زمانہ نے روزِ اوّل سے ہی کافر کہنا شروع کردیا تھا اور کوئی دَور بھی ایسا نہیں گزرا جب ہم پر کفر کے فتوے نہ لگائے گئے ہوں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اب زیادہ منظم طریق پر ہم پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے۔ اور پاکستان کی برسر اقتدار پارٹی نے مذہب کی آڑ لے کر اور جماعت احمدیہ کو قربانی کا بکرا بناکر اپنی پارٹی کے زبردست انتشار اور ملک کی اندرونی ریشہ دوانیوں پر قابو پانے کی ایک وقتی کوشش کی ہے

بہرحال تاریخ عالم میں یہ نادر واقعہ ہے کہ کسی دنیوی حکومت نے کسی جماعت کے مذہب کے بارے میں اپنا ظالمانہ فیصلہ اس پر ٹھونسا ہو اور عددی کثرت کے بل پر ایک چھوٹی سی پُرامن جماعت پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ہوں۔ اور اس جماعت کو غیر مسلم قرار دیا ہو۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ توحید الٰہی پر قائم اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ختم نبوت کی قائل ہے۔ ہمارا خدا دیکھ رہا ہے کہ ہمارا مذہب اسلام ہے۔ دنیا بے شک ہمیں کافر اور غیر مسلم کہتی پھرے۔ لیکن ہم ساری دنیا میں تبلیغ واشاعت اسلام کے اہم ترین کام سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ ہم اسلام کی سربلندی کے لئے اور قربانیاں کریں گے۔ اور قربانیاں دیں گے۔ اور قربانیاں کریں گے۔ تاآنکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ ہماری جماعت میں لاکھوں ایسے بھائی موجود ہیں جو کبھی وقت احمدیت کو عین کفر سمجھتے تھے۔ لیکن جب ان پر حق کھل گیا تو بعد میں وہی احمدیت کے فدائی بن گئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہیں۔ ہم اس کے وعدوں پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ کفر کے فتوے ہمارے ارادوں کو متزلزل نہیں کرسکتے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلے ہماری قربانیوں میں روک نہیں بن سکتے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ ابتلا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر نازل ہوا ہے ہم اسی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم کو ثبات قدم کے ساتھ اسلام کی خدمت کے مواقع بہم پہنچاتا رہے۔

زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس فیصلہ کو سُن کر خود ہمارے ملک بھارت میں مولوی حضرات جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کی مہم تیز کردیں۔ ہمیں یقین ہے کہ بھارت میں سیکولر نظام حکومت قائم ہے۔ اس لئے یہاں تو مولوی حضرات احمدیوں کے خلاف ایسے حالات پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے تاہم اس موقعہ پر احباب جماعت کو اپنی روایات کے مطابق نہایت درجہ صبر و سکون اور تحمل سے کام لینا ہے۔ فتنہ سے بچنے کے لئے ان کی ایسی مجلس میں حاضر ہونے سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو کا موقع آئے تو بڑی ملائمت سے پیش آئیں ان کی دشنام طرازی اور اشتعال انگیزی پر اپنے آپ کو قابو میں رکھیں اور اپنے آپ کو اسلام و احمدیت کا کامل نمونہ بنائیں ایسے حالات میں آپ کی خاموش زبان وہ اثر دکھائے گی کہ ان کی سب تیز زبانیاں اور شور و غوغا خود بخود ختم ہوجائے گا۔ ہمارے ملک میں سنجیدہ مزاج افراد کی کمی نہیں جو اس جماعت کی امن پسند روایات اور اسلام کے لئے ان کی بے لوث علمی خدمات سے اچھی طرح واقف و آگاہ ہیں۔ اور پھر ہر احمدی اپنی زندگی میں اسلام کا جو جیتا جاگتا نمونہ رکھتا ہے وہ کسی بھی حق پسند سے پوشیدہ نہیں اس لئے اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اور دعاؤں پر صبر و ثبات سے یہ وقت گزاریں۔

اے میرے پیارے بھائیو اور بہنو اور عزیزو! بے شک یہ ایک بڑے ابتلاء کا وقت ہے۔ لیکن آپ دلگیر نہ ہوں آپ اپنی نگاہوں کو بلند رکھیں اور اپنے ارادوں میں مضبوطی پیدا کریں اور خلافت حقہ اسلامیہ کی پوری اطاعت اور اس سے وابستگی اختیار کریں تا قرآنی وعدوں کے موافق تمکین دین کے سامان ہوں اور خدا تعالیٰ ہمارے خوف کی حالت کو امن سے جلد بدل دے۔ پس خدا تعالیٰ کے ساتھ پہلے سے زیادہ تعلق پیدا کریں صبر و دعا اور صلوٰۃ کو اپنا شعار بنائیں اپنی کمزوریوں کو دور کرکے اللہ تعالیٰ کو قریب ترلائیں جب آسمان سے آواز آئے گی کہ اَلَا

اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ" تو یہ تمام فتوے ہوا میں اڑ جائیں گے۔ اور ہم سرور کونین سید الانبیاء و خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں گے۔ اور خدا کی قسم وہ وقت دور نہیں ہے!!

قادیان میں ایک تربیتی جلسہ

قادیان ۸ر تبوک (ستمبر) پاکستان کی قومی اسمبلی نے مورخہ ۷ر ستمبر ۷۴ء کو پاکستان میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ یہ خبر مقامی طور پر تمام احمدی احباب کے احمدیت پر ایمان اور یقین میں نہایت درجہ اضافہ کا موجب ہوئی۔ اور سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ حکومتی سطح پر ایک فیصلہ کرکے دلائل کے میدان میں احمدیت کے ہاتھوں علماء کی عبرتناک شکست پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ چنانچہ مورخہ ۸ر ستمبر کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں منعقدہ ایک تربیتی جلسہ میں انہیں پُریقین خیالات کا اظہار کیا گیا۔ یہ جلسہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ پہلے نمبر پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں انبیاء کی بعثت کے مقاصد بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور علماء کی طرف سے پُرزور مخالفت اور پھر دلائل کے میدان میں انکی پسپائی کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور آخر میں علامہ اقبال کے الفاظ پڑھ کر سنائے جن میں جماعت احمدیہ کو اسلام کا ٹھیٹھ عملی نمونہ بتایا گیا ہے۔

دوسرے نمبر پر مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے پاکستانی قومی اسمبلی کے موجودہ فیصلہ کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض چیدہ چیدہ الہامات سنائے جن سے جماعت کی ترقی کی پیشگوئیاں واضح ہوتی ہیں یہ سب پیشگوئیاں تمام سامعین کے لئے نہایت درجہ ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے محبت بھرے الفاظ میں خطاب فرمایا۔ محترم موصوف نے موجودہ فیصلہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ دراصل یہ فیصلہ تمام مسلمانوں کی شکست ہے جو دلائل کے میدان سے عاجز آکر ایسے فیصلے کرنے لگے ہیں لیکن ہمارا پختہ ایمان ہے کہ بالآخر ہماری فتح ہوگی اور ہمارا غلبہ ہوگا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قبل از وقت خلیفہ ثالث کے حق میں پیشگوئی فرمادی تھی کہ اگر حکومتیں بھی تیسرے خلیفہ کے ساتھ ٹکرائیں گی تو پاش پاش ہوجائیں گی۔ ان الفاظ میں بڑے لطیف پیرایہ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ خلیفہ ثالث کے زمانہ میں حکومتوں کی سطح پر جماعت کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور مخالفانہ فیصلوں کے ذریعہ بعض حکومتیں بھی کھل کر جماعت کے مقابل پر آجائیں گی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایمان افروز الہامات اور کشتی نوح کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے اور احباب جماعت کو دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ بالآخر اجتماعی دعا کے بعد ۱۰½ بجے جلسہ برخواست ہوا اس موقعہ پر مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ کی تمام کاروائی کو سُنا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک!

درخواستہائے دعا:

(۱) میرے بھائی روشن خاں صاحب اپنی ٹریننگ کا امتحان دینے والے ہیں ان کی کامیابی کے لئے بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار زبیدہ بیگم مالیر کوٹلہ

(۲) خاکسار کا نسبتی بھائی عزیزم عبدالرحیم چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ ہسپتال میں داخل ہے۔ نیز خاکسار کے ماموں زاد بھائی عزیزم نسیم احمد بھی بعارضہ ٹی بی ہسپتال میں داخل ہے۔

احباب میرے ان ہر دو عزیزوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تمام کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور اسی طرح والدین کی پریشانیاں دور فرمائے آمین

خاکسار
محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ
احمدیہ مدراس

منقولات

پاکستان میں احمدیوں پر مظالم

(از دہ شری برہم ناتھ دت پدم شری۔ ادیب اعظم)

تیرس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید!

یعنی مظلوموں کی آہ سے ڈر کیونکہ دعا کرتے وقت خدا کی بارگاہ سے قبولیت ایزدی اس کے استقبال کے لئے آگے آتی ہے۔

یہ تسلیم کرنے کو جی نہیں چاہتا کہ انسان کے اندر بہیمیت بھی آسکتی ہے کہ وہ اپنی طاقت اور اکثریت کے بل بوتے پر کچھ امن پسند اور خدا دوست ہمسایوں اور شہریوں کو زندگی کی ضروریات سے یوں محروم کردے کہ وہ تڑپ کر رہ جائیں۔ خدا کا قانون تو یہ ہے کہ افق مشرق سے خورشید خاور چمکتا ہؤا نکلے اور دن بھر مخلوق خدا کو اپنی زندگی بخش حرارت عطا کرے۔ قدرت کی طرف سے حیات افروز ہواؤں کو یہ حکم ہے کہ دنیا کے تمام ذی روح جانداروں کو نرم و ملائم تھپکیاں دے کر زندگی کی رمق کو بڑھائیں۔ اس قانونِ قدرت میں کوئی امتیاز نہیں قدرت کے یہ عطیے ہندوؤں مسلمانوں، عیسائیوں، پارسیوں اور بودھوں نیز ہر مذہب والوں کے لئے یکساں ہیں

لیکن آہ! دنیا کا ایک خطہ جسے پاکستان کہتے ہیں اس کی بدقسمتی کہ وہاں کا مسلمان کہلانے والا طبقہ اتنا تنگدل اور بے رحم ہے کہ اس نے اپنے ملک کی ایک بہت دیندار اور امن پسند جماعت کا ناطقہ اس طرح بند کر رکھا ہے کہ وہاں کے ۵۰ لاکھ احمدی ہر قسم کی ضروریاتِ زندگی سے محروم ہو کر رہ گئے ہیں سوشل بائیکاٹ میں اتنی شدت ہے کہ آج سارے پاکستان میں کسی احمدی کو بازار سے ایک دانہ گندم تک میسر نہیں آسکتا۔ ان کے تمام کاروبار بند ہیں۔ ملازمتوں کے دروازے ان پر بند ہو رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔

شاباش جماعتِ احمدیہ! کہ اس نے تاریخ عالم کے ان بھیانک ترین مصائب کو صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔ اور تف ہے پاکستان کے اس مسلمان پر جس نے اسلام کی تعلیم کے برعکس اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمودات کو پس پشت ڈال کر ان مظالم کو روا رکھا، انسانیت لرزہ براندام ہے۔ قرآنی تعلیمات نوحہ خواں ہیں اور اقوال رسول کو بجا طور پر شکوہ ہے کہ پاکستان کا مسلمان ان کو بھلا چکا ہے۔

جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے۔ پاکستانی مسلمان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس آخری زمانہ میں یعنی چودھویں صدی عیسوی میں حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح کریں گے گویا وہ خود محمد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ایک نبی کے آنے کے قائل ہیں اور احمدی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (ع) دوسرے تمام نبیوں اور اوتاروں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی محمد رسول اللہ کے نائب اور غلام کے طور پر اصلاح کا کام سرانجام دینے کے لئے آئے تھے۔ پھر عملاً دیکھا جائے تو احمدی جماعت ایک فعال جماعت ہے اور دنیا کے بیشتر دور دراز ممالک میں اسلام کا پرچار کر رہی ہے اور ہر سال لاکھوں روپے کا اسلامی لٹریچر شائع کرتی ہے۔ اور قرآن کے تراجم دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع کر رہی ہے۔ جبکہ تمام مسلمان یہ کام نہیں کر رہے پھر کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ اسلام کی خدمت کرنے والی جماعت کو تو کافر کہا جائے اور بے عمل اہل اسلام کو خالص مسلمان کہا جاتے

عقیدہ کے لحاظ سے احمدی جماعت اسی کلمہ اسی قبلہ اسی حج اور اسی روزہ اور نماز کو مانتی ہے۔ جو دوسرے مسلمان مانتے ہیں بلکہ جہاں تک میرا علم ہے احمدی مسلمان اسلامی احکام کے بہت زیادہ پابند ہیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کی نسبت وہ زیادہ پابندی کے ساتھ ان پر عمل کرتے ہیں تعجب ہے کہ بے عمل مسلمان ان پکے مسلمانوں کو کافر کہنے پر مصر ہیں یاللعجب!۔

پاکستانی مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ احمدی کو کلیدی آسامیوں سے ہٹا دیا جائے بتاتا ہے کہ یہ مسئلہ مذہبی نہیں بلکہ سیاسی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احمدی جماعت جو نہایت مہذب اور باعمل اور تعلیم یافتہ ہے اپنے اعلیٰ کردار اور محنت کے بل پر کلیدی آسامیوں پر چھا رہی ہے اور یہی اصل مسئلہ ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ پاکستان احمدیوں جیسے قابل مخلص اور محنتی ایڈمنسٹریٹر کہاں سے لاسکے گا۔

آج جماعتِ احمدی کے خلاف پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس نے پاکستان کے ماتھے پر کلنک کا جو ٹیکہ لگایا ہے یہ صدیوں تک نہ دھل سکے گا۔ اسلام کی تعلیم تو سلامتی کی راہ دکھاتی ہے لیکن افسوس کہ بدقسمت پاکستانی مسلمان نے اسلام کے نام کو اتنا بدنام کیا ہے کہ دوسرے اہل مذاہب یہ سمجھنے پر مصر ہوتے ہیں کہ شاید اسلام میں بربریت اور بہیمیت کے سوا کچھ نہیں۔

پھر اہل دانش کے نزدیک پاکستانی علماء اور مسلم عوام کا یہ مطالبہ کہ احمدیوں کو حکومت کی طرف سے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں وہ لوگ ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ ورنہ وہ میدانِ مناظرہ و مقابلہ میں احمدیوں کے سامنے آتے۔ اور ظاہر ہے کہ جب دلائل کمزور ہوں تو گالیاں دی جاتی ہیں یا تلواریں چمکائی جاتی ہیں اس ظلم عظیم کے خلاف آواز اٹھانا بھی تو ضروری ہے (پرتاپ مورخہ ۹ر اگست ۱۹۷۴ء)

تین عزیزوں کی وفات

میرے بھائی ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی اہلیہ عزیزہ حکمت سلطانہ صاحبہ نے نصف سال بمرض کینسر بیمار رہ کر ۱۷ر دسمبر کو داعی اجل کو لبیک کہا عزیزہ میرے تایا جان حضرت حکیم دین محمد صاحب (صحابی مقیم ربوہ) اور میری خالہ جان کی بیٹی اور میری ہمشیرہ نسبتی بھی تھیں۔ ایک ربع صدی ساہیوال میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر رہیں ان کی ملازمت کی وجہ سے ان کے خاوند کو ایف اے سے ایل ایل بی تک تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ اولاد دو بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ موصوفہ ربوہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں اور جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر دیگر جنازوں کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں ان کا جنازہ غائب بھی پڑھا گیا۔

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ بیگم صاحبہ زاہدہ اس وقت بمقام کوٹ ادو ر (ضلع مظفر گڑھ) ہیلتھ وزیٹر تھیں کینسر سے ڈیڑھ سال تک بیمار رہیں۔ اذاخر مئی میں فوت ہو کر ربوہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں کوئی پندرہ سال تک شدید تڑپا دینے والے سردرد سے بیمار رہیں ہر دورہ کی کیفیت قریب مرنے کی ہو جاتی تھی۔ اپنی اکلوتی بچی کی تربیت دینی لحاظ سے بہت عمدہ کی اور ڈاکٹری کی تعلیم بھی دلائی۔

دونوں عزیزیاں دیندار ملنسار مہمان نواز چندے اور صدقات دینے والی اور بزرگوں کا احترام اور خدمت کرنے والی تھیں۔

قریباً سات ماہ میں تیسرا صدمہ میرے سب سے چھوٹے بھائی ملک ذکا واللہ صاحب کا ہؤا۔ وہ کوٹ ادو میں گو دن توڑ بخار اور نمونیہ سے بیمار ہوئے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ ان کی اہلیہ عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ (دختر مکرم عبدالرحیم صاحب ملکانہ مرحوم انسپکٹر بیت المال قادیان) ان کو نشتر ہاسپٹل ملتان لے گئیں۔ میرا بیٹا ملک بشیر الدین بھی خدمت کے لئے پہنچ گیا۔ ۱۰۷ ڈگری تک بخار ہوگیا۔ اور عزیز نے پانچ دن کی مختصر علالت کے بعد اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ ان حالات میں بھی ملک بشیر الدین صاحب کسی طرح ربوہ لے گئے۔ جہاں قبرستان شہداء میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم پہلے انگلستان اور پھر امریکہ چلے گئے تھے چند سال پہلے حضرت والد صاحب کی وفات کی وجہ سے آئے تھے۔ اور تین سال پہلے شادی ہوئی تھی ان کا ایک بچہ ڈیڑھ سال کی عمر کا ہے۔ مرحوم ملنسار، کم گو اور نرم مزاج اور بزرگوں اور اقارب کی عزت و خدمت کرنے والے تھے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور ان کی اولاد اور اعزہ کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ کی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار

ملک صلاح الدین (مؤلف اصحاب احمد قادیان)

ولادت

مورخہ یکم ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی ہمشیرہ عطیہ بیگم صاحبہ یادگیر کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و سلامتی والی عمر عطا کرے نیز نومولود کو دین کا خادم بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین کا باعث ہو

آمین

خاکسار بشارت احمد حیدر قادیان

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ہمیشہ یاد رکھیں۔ (مینیجر)

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۰۴۰: میں امۃ النصیر زوجہ نثار الحق صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زر مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/- روپے ہے۔ اور زیورات طلائی گلے کا ہار وکانوں کے بندے وغیرہ تین تولہ قیمتی ۱۵۰۰/- روپے ہیں۔ چاندی کے زیورات بیس تولہ قیمتی ایک سو بیس روپے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ان سب کی میزان اکتیس سو بیس ۳۱۲۰/- روپیہ ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کے اوپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ الامۃ دستخط امۃ النصیر بحروف اڑیہ

گواہ شد خاوند موصیہ نثار الحق بحروف اڑیہ۔ گواہ شد عبد المطلب خان صدر جماعت احمدیہ کیرنگ۔ گواہ شد سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۴۲: میں حدیثا بی بی زوجہ یعقوب خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۲-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا مہر ۷۵۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرے زیورات طلائی چار بھری ہیں۔ جس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے۔ میرے زیورات نقرئی چالیس بھری ہیں جسکی قیمت ۲۵۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں تین ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ۔ حدیثا بی بی ۷۴-۲-۲۱

گواہ شد۔ خاوند موصیہ یعقوب خان۔ گواہ شد شیخ ابراہیم صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز

وصیت نمبر ۱۴۰۴۳: میں مولوی گلاب الدین ولد رمضان خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ بصورت زمین ایک بیگھ واقع کیرنگ ہے۔ جو غیر آباد ہے اس کی قیمت تین صد روپے ہے۔ ایک مکان واقع کیرنگ رقبہ تین گنٹھ قیمتی ۳۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ بطور معلم تیس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ العبد۔ گلاب دین

گواہ شد شیخ عبد اللہ کیرنگ۔ گواہ شد۔ سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ کیرنگ

وصیت نمبر ۱۴۰۴۴: میں شریفہ بی بی زوجہ مولوی گلاب الدین صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ بصورت زمین دو بیگھ واقع کیرنگ ہے۔ جسکی مالیت ۳۰۰۰/- روپے ہے۔ یہ مجھے خاوند سے مہر کے عوض اور باپ کی طرف سے حاصل ہوئی ہے میرے پاس زیورات نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الامۃ شریفہ بی بی۔ گواہ شد۔ خاوند موصیہ گلاب الدین

گواہ شد۔ سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ

وصیت نمبر ۱۴۰۴۵: میں کمال الدین خان ولد قاسم خان قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ بصورت زرعی زمین ۳ بیگھے واقع کیرنگ جسکی اندازہ قیمت ۴۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ مکان رقبہ ڈیڑھ گنٹھ جسکی قیمت تین ہزار روپیہ ان کی کل میزان ۷۵۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات پر جو متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ العبد کمال الدین خان ۷۴-۳-۸

گواہ شد فضل الرحمان خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چودوار

گواہ شد۔ سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۴۶: میں زائرن بی بی زوجہ کمال الدین صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ زر مہر ۳۰۰/- روپے تھا جو خاوند سے حاصل کر چکی ہیں۔ اور ان کے زیورات بنوا لئے ہیں زیورات کی تفصیل یہ ہے کان کے بندے طلائی ½ تولہ قیمتی ۲۵۰/- روپے ہے۔ لیکن میں اپنے زر مہر ۳۰۰/- روپے اور زیور ۲۵۰/- روپے پر ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ زائرن بی بی دستخط بحروف اڑیہ

گواہ شد۔ خاوند موصیہ کمال الدین۔ گواہ شد فضل الرحمان خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چودوار

وصیت نمبر ۱۴۰۴۷: میں خلیل خان عرف خالد خان ولد ثناء اللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت گورنمنٹ میں ۱۸۶/- روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ خلیل خان

گواہ شد۔ حنیف خان — گواہ شد۔ حبیب خان

درخواست دُعا

میرا چھوٹا بھائی محمود احمد ملٹری ہسپتال میں چھ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے بخار روزانہ آتا ہے۔ اب رخصت پر گھر آیا ہوا ہے۔ ہم سب اسکی بیماری کی وجہ سے پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور تمام بھائیوں سے محمود احمد صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں بطور صدقہ ۱۰/- روپے بھیج رہا ہوں۔ خاکسار محمد عارف الدین احمدی

(بدر)

عقیدے کا فیصلہ بھی اقلیت اور اکثریت کی بُنیاد پر؟

(بقیہ اداریہ صفحہ نمبر ۲ سے)

علاوہ ازیں یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ پاکستانی اسمبلی کی زیرِ نظر ترمیم میں پاکستانی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے جن باتوں کو بنیاد قرار دیا گیا ہے یہ باتیں خود رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور تشریحات کے نہایت درجہ منافی اور مغایر ہیں۔ آپ احادیث کی کتب پڑھ جائیں اقوال النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں، آپ کو عقیدے کے رنگ میں اسلام اور کفر کے لئے خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ میں ایک جامع حد بندی ملی جائے گی۔ مثلاً بخاری شریف کی حدیث میں حضورؐ نے مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔

"من صلّی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا
فذالک المسلم الّذی لہٗ ذمّۃ اللہ و ذمّۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فلا تخفروا اللہ فی
ذمّتہٖ۔" (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

یعنی جو آدمی ہماری مثل نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف مُنہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے بس وہی مسلمان ہے جس کے لئے خدا اور خدا کے رسول ضامن ہیں۔ اسلئے تم خدا کی ذمّہ داری میں خیانت نہ کرو۔

دیکھا آپ نے! حضور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو مسلمان قرار دیئے جانے کے لئے صرف تین باتوں کا اس میں پایا جانا ضروری قرار دیا۔ اوّل یہ کہ مسلمانوں جیسی نمازیں پڑھتا ہو۔ دُوسرے جو مسلمانوں کا قبلہ ہے اس کا بھی وہی قبلہ ہو۔ تیسرے یہ کہ مسلمانوں کا ذبیحہ کھا لیتا ہو ــــ حضورؐ نے اسی بات پر اکتفا نہیں کی بلکہ ساتھ ہی فرمایا کہ ایسا انسان مسلمان ہے۔ اور مسلمان بھی ایسا جس کی اللہ اور اس کے رسول گارنٹی دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم کی طرف سے مُسلمان کی اس واضح حد بندی کے بعد پاکستان کی قومی اسمبلی کی کیا پوزیشن ہے کہ اس حد بندی کو چھوڑ کر اپنی طرف سے نئی حد بندی وضع کر کے کسی طبقہ کو محض اپنی اکثریت کے بل بوتے پر دائرۂ اسلام سے خارج بتائے۔ اور اس کے لئے اپنے ملک میں قانون وضع کرے۔

پھر اس بات پر ایک اَور پہلو سے بھی غور کیا جاسکتا ہے اور وہ یہ کہ بڑے سے بڑے عالمِ دین سے لے کر دینیات کے مبتدی طالب علم تک ہر شخص یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ اِسلام میں داخل ہونے کے لئے کن باتوں کے اقرار کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اب ان کو سامنے رکھئے اور بتایئے کہ ان میں ختمِ نبوت کے مبیّنہ عقیدے کو آج تک کسی بھی عالمِ دین نے ان باتوں میں شمار کیا؟ ہمارا تمام غیر احمدی علماء کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ اس بات کا پختہ نقلی ثبوت دیں۔ اِدھر اُدھر کی تاویلات اور من مانی تشریحات سے کام نہیں چلے گا۔ آپ کو یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں یا حضرات خلفاءِ عظام نے اپنے عہدِ خلافت میں یا پھر علماءِ سلف نے کسی بھی غیر مسلم کو اسلام میں داخل کرتے وقت کلمۂ شہادت اور کلمۂ طیّبہ کے ساتھ ختمِ نبوت کا اقرار بھی لیا ہو۔ اِسی طرح پنجگانہ نمازوں سے پہلے جو اذان دی جاتی ہے اس کے الفاظ اسلام کے بنیادی عقائد کا گویا جامع اعلان ہے۔ کوئی عالمِ دین بتائے کہ اس جامع اعلان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلق رسالت کے اعلان کے سوا ختمِ نبوت کے مبیّنہ عقیدہ کا اعلان بھی کسی وقت شامل ہوا ہے۔ جب ایسی صورت نہیں تو معلوم ہوا کہ ختمِ نبوت کا مسئلہ ایسا نہیں جسے اسلام کا بنیادی عقیدہ کہا جائے۔ یہ تو عصرِ حاضر کے علماء کا اسلام پر صریح افتراء ہے۔ اور عوام کو ورغلانے اور احمدیت سے بدظن کرنے کی وسوسہ اندازی ــــ حقیقت یہی ہے کہ ختمِ نبوت کے مسئلہ کی تشریح میں اختلاف کے سبب احمدیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے کے لئے علماء سے لیکر پاکستان کی قومی اسمبلی تک کے ارکان کے ہاتھ میں کوئی شرعی اور دینی سند نہیں ہے۔ پس پاکستان کی قومی اسمبلی کی اکثریت کا جو فیصلہ ہے اسے ہٹ دھرمی تو کہہ سکتے ہیں لیکن اسے اسلامی فیصلہ ہرگز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

فافہم ولاتکن من الغافلین ــــ!!

———— ※ ————

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔

امید ہے احبابِ جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اُن برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی از بس ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات بحالتِ تنظیم ... کے ساتھ ہو سکیں۔ جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان نے تا حال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی ... بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے اب تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

لہذا جملہ احبابِ جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

تمام عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی فرما دیں تاکہ جلد رقوم مرکز میں بھجوا سکیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

کرُدم لیڈ زاود
بہترین کوالٹی ہوائی چپل
اور ہوائی شیٹ کے لئے
ہم سے رابطہ قائم کریں!

۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA - 12.
PHONE NO. 34-8407.

یہ مت خیال فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

فون نمبرز: دکان 23-1652، 23-5222؛ مکان 34-0451
تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے ــــ!!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD, C.I.T. COLONY,
PHONE NO. 76360 MADRAS - 600004

رمضان المبارک کی آمد

جماعتوں میں درس القرآن۔ نماز باجماعت اور تراویح کا خاص انتظام ہونا چاہیئے

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ جلدی شروع ہونے والا ہے۔ احباب اور جماعتوں کو اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونا چاہیئے۔ ہر جماعت خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اس میں نماز باجماعت۔ تراویح اور درس قرآن کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ مبلغین کرام رمضان میں حتی الوسع دورہ نہ کریں۔ بلکہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں اگر جماعت بڑی ہو تو اس میں درس کا اور دوسری باتوں کا انتظام کریں۔ ورنہ اپنے حلقہ کی کسی بڑی جماعت میں قیام کر کے ان اُمور کا اہتمام کریں۔ جن جماعتوں میں مبلغ متعین نہیں ہیں۔ جماعتوں کے پڑھے لکھے دوستوں میں سے کسی کو تفسیر کبیر سے یا کم از کم تفسیر صغیر سے پڑھ کر درس دینے کے لئے مقرر کیا جائے۔ قرآن مجید کا دَور ہر فرد کیلئے بڑے ثواب اور برکات کا باعث ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے آمین ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تربیتِ اولاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا۔ جوان ہوا۔ اور اب بوڑھا ہوگیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو۔ اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۸ صفحہ ۱۰۹)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

شعبۂ تربیت انصار اللہ مرکزیہ قادیان

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاقِ مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کیلئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ وہ ضعفِ پیری یا کسی اور حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریقہ سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرماویں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرما دیں اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔

فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزے رکھنے والوں کو اپنی استعداد کے مطابق سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا پس قربِ الٰہی میں ترقی کیلئے احبابِ کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجالانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ اور رمضان المبارک کے بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے آمین ؛

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان

جماعتہائے جنوبی ہند

جملہ جماعتہائے احمدیہ مدراس۔ کیرالہ۔ میسور اور آندھرا کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال آمد مورخہ ۲۲ ۹/۷۴ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر (صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ و درویش فنڈ وغیرہ) نیز تشخیصِ بجٹ برائے ۷۶-۱۹۷۵ء کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ وصولی چندہ جات و دیگر امور میں حسبِ سابق کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۲ ۹/۷۴	اُلال	۷ ۱۱/۷۴	۱	۸ ۱۱/۷۴
مدراس	۲۵ ۹/۷۴	۳	۲۸ ۹/۷۴	مرکرہ	۸	۲	۱۰
میلاپالیم	۲۹	۱	۳۰	بنگلور	۱۰	۳	۱۳
شنکرن کوئل	۳۰	۱	۱ ۱۰/۷۴	شیموگہ	۱۳	۲	۱۵
ساتان کلم	۱ ۱۰/۷۴	۱	۲ ۱۰/۷۴	ساگر	۱۵	۱	۱۶
کوٹار	۲	۱	۳	سورب	۱۶	۱	۱۷
تریونڈرم	۳	۱	۴	دیودرگ	۱۷	۱	۱۸
کروناگاپلی	۴	۴	۸	کرنول	۱۸	۱	۱۹
آدی ناڈ	۸	۱	۹	چنتہ کنٹہ	۱۹	۲	۲۱
ایراپورم	۱۹	۱	۲۰	وڈمان	۲۱	۱	۲۲
چیلاکرہ	۲۰	۱	۲۱	حیدرآباد وسکندرآباد	۲۲	۸	۳۰
منارگھاٹ	۲۱	۱	۲۲	ظہیرآباد	۳۰ ۱۱/۷۴	۱	۱ ۱۲/۷۴
الانتور ومریاکنی	۲۲	۲	۲۴	چنداپور-کاماریڈی	۱ ۱۲/۷۴	۱	۲ ۱۲/۷۴
کرولائی	۲۴	۱	۲۵	اُدگور	۲	۱	۳
پتھاپیریم	۲۵	۱	۲۶	یادگیر	۳	۴	۶
کالیکٹ	۲۶	۳	۲۹	تیاپور وشوراپور	۶	۱	۷
کوڈیاتھور	۲۹	۱	۳۰	ہبلی	۷	۲	۹
کنانور-کڈلائی	۳۰	۲	۱ ۱۱/۷۴	نندگرہ	۹	۱	۱۰
کوڈالی	۱ ۱۱/۷۴	۱	۲	بانت ساونت واڑی	۱۰	۱	۱۱
پینگاڈی	۲	۳	۵	بلگام	۱۱	۱	۱۲
موگرال	۵	۲	۷	بمبئی	۱۲	۳	۱۵ ۱۲/۷۴

چندہ عید فنڈ

چندہ عید فنڈ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے یہ طریق رائج ہے کہ ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احبابِ جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرماوے آمین ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعا لنڈن سے مکرم ناصر احمد صاحب امینی لکھتے ہیں کہ گوجرانوالہ (پاکستان) میں غیر احمدی فسادیوں کے ہاتھوں میرے چچا مکرم محمود احمد صاحب امینی کی ٹانگ کی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں ان پر پلستر لگایا گیا تھا۔ یہ پلستر ۲۸ ستمبر کو کھل رہا تھا۔ اسی طرح میرے بھائی مکرم محمد اشرف صاحب امینی کی ٹانگ 303 کی گولی لگنے سے ران سے کاٹ دینی پڑی۔ اب مصنوعی ٹانگ کے سہارے معمولی چلتے پھرتے ہیں البتہ تھوڑا درد محسوس کرتے ہیں۔ دونوں مخلصین کی کامل شفایابی کے لئے احباب دردِ دل سے دُعا کریں۔ (ایڈیٹر بدر)